مَعْمُولاتِ الصَّحَابَةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ

نمازِ جنازہ کے بعد

(المعروف)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے معمولات

تصنیف لطیف

حضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Visit Owaisi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیمِ

پیشِ لفظ

اما بعد! اصولی لحاظ سے دیوبندیوں وہابیوں کو نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنے سے منع نہیں کرنا چاہیے چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مطلقاً بلا قید جنازہ وغیرہ دعا کا حکم فرمایا ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:۔

1) أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (البقرۃ پارہ نمبر ۲، آیت نمبر ۱۸۶) یعنی میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ جب بھی وہ دعا کرے۔

2) قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا (المومنون، پارہ ۱۸، آیت نمبر ۱۰۸ تا ۱۰۹، رکوع نمبر ۵)

ترجمہ: (بروز قیامت اللہ پاک فرمائے گا) راندے ہوئے جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔ کیونکہ میرے بندوں میں سے ایک فرقہ کے لوگ دعا مانگتے تھے۔ کہ اے ہمارے رب تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنیوالوں میں زیادہ رحم کرنیوالا ہے۔ تو تم نے اُن کا مذاق اُڑایا تھا۔

3) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (پارہ نمبر ۲۴، رکوع نمبر ۱۰، آیت نمبر ۶۰)

ترجمہ: اور آپ کے پروردگار نے کہا مجھ سے دعا کر میں تمہارے لیے اُسے قبول کروں گا جو لوگ میری دعا سے تکبر کرتے ہیں در حقیقت جابر جہنم میں جائیں گے۔

4) قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا (پارہ نمبر ۱۹، سورۃ الفرقان، آیت نمبر ۷۷)

ترجمہ: (آپ ﷺ) فرما دیجئے میرا رب تمہاری پروانہ کرے گا اگر تمہاری دعا نہ ہو پھر تحقیق تم نے جھٹلا دیا، تو جلد عذاب چمٹنے والا ہو گا۔

اَحادیثِ مبارکہ میں خصوصیت سے نمازِ جنازہ کے بعد اور عموماً دعا کا ارشاد ہے۔ اس کے لیے رسالہ "ثبوت دعا صلوۃ الجنازہ" پڑھئے۔ چند روایات یہاں بھی حاضر ہیں:۔

1۔ عبد اللہ بن اَبی اوفی رضی اللہ عنہ اصحابِ شجرہ سے تھے۔ اُن کی ایک بیٹی فوت ہو گئی، تو کسی عذر کی وجہ سے اُس کے جنازے کے پیچھے ایک گھوڑے پر سوار تھے۔ عورتوں نے رونا شروع کر دیا تو انہوں نے فرمایا: کوئی عورت واویلا نہ کرے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے واویلا کرنے سے منع فرمایا ہے، البتہ تم اپنی آنکھوں سے آنسو بہا سکتی ہو۔ پھر انہوں نے اُس پر چار تکبیروں کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھی، اور نماز ختم کر کے وہیں کھڑے رہے، اندازاً دو تکبیروں کے بقدر دعا فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جنازے میں ہمیشہ ایسا کرتے دیکھا ہے۔[1] (بیہقی شریف)

---

[1] (سنن الكبري للبيهقي، كتاب الجنائز، باب ما روي في الاستغفار للميت والدعاء له ما بين التكبيرة الرابعة والسلام، 4/ 70، الحديث 6981، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الثالثة، 1424 هـ – 2003 م)

2۔ مستظل ابن حصین نے سے روایت ہے کہ حضرت علی نے ایک جنازہ کے بعد دعا فرمائی۔[2] (بیہقی شریف)

3۔ روایت ہے اِبنِ عمر ایک جنازہ پر بعد نماز پہنچے اور فرمایا: اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے تو دعا میں تم مجھ سے آگے نہ بڑھو۔[3] (یعنی آؤ میرے ساتھ مل کر دعا کرو) (مبسوط شمس الائمہ، ص ۶۷، ج ۲)

4۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میت کی نماز پڑھ لو تو خالص اُس کے لئے دعا مانگو۔[4] (مشکوۃ شریف)

5۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شے بندے کی تقدیر کو نہیں پھیر سکتی سوائے دعا کے۔[5] (مشکوۃ شریف)

6۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: زندوں کی طرف سے ہدیہ مردوں کے لئے دعا کرنا ہے۔[6] (مشکوۃ المصابیح، ص ۲۰۶، ج ا مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)

ان کے علاوہ اور بھی چند روایات اس رسالہ میں عرض کرونگا۔ ان شاء اللہ

بالخصوص صحابہ کرام کا معمول کہ وہ حضرات بھی نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگتے تھے، اس لئے اِس رسالہ کا نام ہی "صحابہ کرام اور دعا بعد صلوۃ الجنازۃ" رکھا۔

فقط والسلام

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۳ رجب ۱۴۱۱ھ

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

امابعد! مرنے کے بعد انسان کو ہزاروں پریشانیاں لاحق ہوتی ہیں۔ اب ان کا مداوا سوائے دعاء و استغفار اور صدقات و خیرات کے کوئی شے کارآمد نہیں۔ اس لئے اسلام نے اسکی نمازِ جنازہ کا حکم فرمایا ہے۔

اہلسنت کے نزدیک مردوں کو زندوں سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اِس لئے اُس کے مرنے کے بعد اہلسنت ہزاروں طریقوں سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ سابقہ دور میں ایک فرقہ معتزلہ گزرہ ہے، جنہیں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، جو تمام سلسلوں کے پیر پیران ہیں، کی بد دعاء ہے۔ یہ فرقہ کہتا تھا کہ مرنے کے بعد مردہ مٹی (کالعدم) ہو جاتا ہے۔ اب نہ ہم اسے کوئی فائدہ پہنچاسکتے ہیں۔ نہ وہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچاسکتے ہیں۔ انہی کے جواب میں ایک فقرہ بڑا مشہور ہے۔

---

[2] (سنن الكبري للبيهقي، كتاب الجنائز باب الرجل تفوته الصلاة مع الإمام فيصليها بعده، 4/ 74، الحديث 6996، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الثالثة، 1424 هـ – 2003 م)

[3] (المبسوط للسرخسي، كتاب الصلاة، باب غسل الميت، 2/ 67، مطبعة السعادة – مصر)

[4] (مشكاة المصابيح، كتاب الجنائز، باب غسل الميت وتكفينه، الفصل الثاني، 1/ 527، الحديث 1674–(29)، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

[5] (مشكاة المصابيح، كتاب ، الفصل الثاني، 2/ 693، الحديث 2233–(11)، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

[6] (مشكاة المصابيح، كتاب الدعوات، الفصل الثاني، 2/ 728، الحديث 2355–(33)، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

"مر گیا مر دود نہ فاتحہ نہ درود" ہمارے دور کے دیوبند وہابی اس فرقے کی شاخ ہیں۔ اسی لئے یہ کھل کر تو انکار نہیں کر سکتے اِس لئے کہ وہ فرقہ اب بد نام ہو کر مٹا، جیسے آجکل مرزائی۔ اِس لئے دوسرا رنگ اختیار کر کے رنگ میں بھنگ ڈالتے ہیں۔ منجملہ انکے ایک یہی دعاء بعد نماز جنازہ بھی ہے۔ ہم اسکے ثبوت میں دلائل کے انبار لگادیں، تب بھی نہیں مانے گے، اس کے باوجود پھر بھی اتماماً للحجة (دلیل قائم کرتے ہوئے) فقیر چند دلائل عرض کر دے۔

قرآن مجید: اللہ کا حکم عام فرمادے وہ عام رہتا ہے۔ جب تک اسکا انکار از خود قرآن میں یا متوار مشہور حدیث میں نہ ہو، جو علما کے لئے بھی اللہ نے یونہی فرمایا ہے: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

(پارہ نمبر ۲، آیت نمبر ۱۸۷، سورۃ بقرہ، رکوع نمبر ۲)

ترجمہ: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعاء قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی، جب مجھے پکارے تو انہیں چاہئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

2) وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ (پارہ نمبر ۲۴، آیت نمبر ۶۰، رکوع نمبر ۱۰)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

فائدہ: دعا رب العالمین کی بارگاہ معلیٰ میں اپنی حاجت پیش کرنے کا نام ہے اور اللہ تعالی بندے کی دعا پہ "لَبَّيْكَ عَبْدِيْ" فرما کر اسکی دعا قبول فرماتا ہے۔

فائدہ: ان دونوں آیات میں رب العالمین نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا، مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گ۔ اتخصیص نہیں فرمائی، بلکہ مطلق فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو، پہلی آیۃ مبارکہ میں فرمایا کہ جس وقت دعا کرنے والا دعا مانگے، میں قبول فرماتا ہوں۔ وقت کی قید نہیں جب چاہو مانگو۔ اور عربی زبان کا قاعدہ ہے: "الْمُطْلَقُ يَجْرِي عَلَى إِطْلَاقِهِ" مطلق کو مقید نہیں کیا جاتا۔ لہذا ہر وقت، ہر زبان، دن ہو یا رات صبح ہو یا شام، سردی ہو یا گرمی، کوئی بندہ مانگے، نا مانگے جس کیلئے مانگے، وہ کریم عطا فرماتا ہے، کیونکہ اُس احکم الحاکمین کا دربار ہر وقت کھلا ہے۔ بخلاف دنیاوی حاکموں کے درباروں کے، کہ وہ رات کو بند ہوتے ہیں۔ وہابیوں دیوبندیوں سے پوچھئے کہ جب قرآن وحدیث میں کہیں دعا کیلئے وقت کی تخصیص نہیں۔ تو تم اپنی طرف سے کیوں تخصیص کرتے ہو۔ نماز سے پہلے یا بعد ہر وقت خدا تعالی سنتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ کبھی بمُقتضائے حِکمت دعا کا ثَمرہ دیر سے عطا ہوتا ہے۔ نمازوں کے اوقات مقرر ہیں اور بعض اوقات ایسے بھی ہیں جن میں جنازہ نہیں پڑھا جاتا جیسے طلوعِ آفتاب، غروبِ آفتاب اور زوال کے اوقات۔

قاعدہ: اسلامی قانون ہے کہ جس چیز کی قرآن وحدیث میں ممانعت نہیں وہ مباح ہے، جائز ہے۔ تو دعا بعد نماز جنازہ کیلئے صرف یہ نہیں کہ اسکی ممانعت کہیں نہیں بلکہ استحبابی طور پر اُس کا حکم بھی ہے۔ کسی چیز کے جائز ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ اُسکی کہیں ممانعت نہیں۔ یہ سوال وہابیوں دیوبندیوں کا غلط ہے کہ جو کام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ میں نہیں تھا وہ حرام ہے، ناجائز ہے، بدعت ہے، وغیرہ وغیرہ۔

فقیر جواباً عرض کرتا ہے کہ اِس دور میں بہت سے کام ایسے ہیں جو سرکارِ دوعالم ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں نہ ہوتے تھے۔ مثلاً مسجدیں پکی بنانا، نقش و نگار کرنا، بلند مینار بنانا محراب بہیئتِ کذائیہ مسجد کے درمیان تیار کرنا۔ مسجدوں کے طرح طرح کے ڈیزائن وغیرہ وغیرہ اور جمعہ کی پہلی اذان، قرآن مجید کے اعراب اور اُس کی کتابی صورت بنانا وغیرہ۔ تو کیا یہ بھی ناجائز ہیں۔

اس کے علاوہ دعا بعد نمازِ جنازہ کا حضور ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں نہ ہونا کہیں ثابت نہیں۔ تراویح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان مبارک سے استحبابی امر اور حضرت عمر فاروق کے قولِ مبارک سے زمانۂ خلافت عمر میں مقرر ہونا ثابت ہے۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ لہذا اِن آیاتِ مبارکہ سے قطعاً جنازہ کے بعد دعا کیلئے ممانعت نہیں۔ بلکہ مطلق حکم میں جنازہ کے بعد کا وقت بھی داخل ہے، کہ اُس وقت بھی دعا کرو تو خدا تعالیٰ قبول کرے گا۔ اِتمامِ حُجّت کیلئے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:۔

حدیث نمبر ۱: سرکارِ دوعالم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا: "الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ"[7] دعا عبادت کا مغز ہے۔

نمازِ جنازہ بھی عبادت بلکہ فرضِ کفایہ ہے، تو اسکے لئے بطریقِ اولی ضروری ہے لیکن جس پر ضد سوار ہو اُس کا علاج کہاں۔

حدیث نمبر ۲: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اَلدُّعَاءُ مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ"[8] دعاء رحمت کی چابی ہے۔ (کنز العمال)

جب دعاء رحمت کی کنجی ہے، تو مردے کے لیے اس وقت خصوصیت سے رحمت کی ضرورت ہے۔ اسکے لئے بطریقِ اولی دعا ضروری ہے۔

حدیث نمبر ۳: سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "الدُّعاءُ يَرُدُّ البَلاءَ"[9] دعا بلا (آزمائش) کو رد کرتی ہے۔ (جامع صغیر، ص ۱۷، ج ۱)

بتایئے مردہ جس مصیبت میں گرفتار ہے اُس کے لیے دعا کی کتنی ضرورت ہے؟

حدیث نمبر ۴:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ."[10]

(مشکوۃ المصابیح و سنن أبي داود)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جس وقت میت پر نماز پڑھ چکو تو اُس کے لیے خالص دعا مانگو۔ لفظ "صلیتم" ماضی کا صیغہ ہے اور "ف" کا معنی تعقیب مع الوصل (جو فوراً بعد واقع ہو) کا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد دعا مانگو۔ کیونکہ جنازہ میں تو زندے مردے، چھوٹے، بڑے مرد، عورتیں، سب کیلئے دعا مانگی جاتی ہے۔ لہٰذا جنازہ کے بعد فوراً خالص میت کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ اس کی مزید تفصیل و تحقیق کے لئے فقیر کے رسالہ "دعاء بعد نماز جنازہ" کا مطالعہ کریں۔

---

[7] (سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب منه، 5/ 426، الحديث 3371، دار الكتب العلمية)

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، الباب الثامن في الدعاء وفيه ستة فصول، الفصل الأول في فضله والحث عليه ،الباب الثامن في الدعاء وفيه ستة فصول، الفصل الأول في فضله والحث عليه، 2/ 62، الحديث 3114، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

[8] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، الباب الثامن في الدعاء وفيه ستة فصول، الفصل الأول في فضله والحث عليه ،الباب الثامن في الدعاء وفيه ستة فصول، الفصل الأول في فضله والحث عليه، 2/ 62، الحديث 3116، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

[9] (فيض القدير شرح الجامع الصغير، حرف الدال، 3/ 542، الحديث 4265، دار المعرفة)

[10] (مشكاة المصابيح، كتاب الجنائز،باب غسل الميت وتكفينه، الفصل الثاني، 1/ 527، الحديث 1674ـ(29)، المكتب الإسلامي - بيروت،الطبعة: الثالثة، 1985م)

(سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، 3/ 210، الحديث3199، المكتبة العصرية)

حدیث نمبر۵: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدنس وأبدله دَارا خيرا من دَاره وَأهلا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخلهُ الْجنَّة وأعذه من عَذَاب الْقَبْر وَمن عَذَاب النَّار» . وَفِي رِوَايَةٍ: «وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ» قَالَ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّت. رَوَاهُ مُسلم[11] (مشکوۃ المصابیح)

یعنی حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی، حضور ﷺ نے دعا پڑھی، تو میں نے وہ الفاظ یاد رکھے، ان الفاظ سے دعا پڑھی "اے خدا! بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسکو عافیت میں رکھ اور اس کے قصور معاف فرما اور اس کی مہمانی فرما اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کو پانی اور برف سے اور اولے سے پاک فرما اور اس کو گناہوں سے صاف فرما، جس طرح صاف کیا ہے سفید کپڑے کو میل سے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت کر اور اس کے خادموں سے بہتر خادم رحمت فرما، اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے بچا، (حضرت عوف فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دعا سنی تو دل میں) میں نے تمنا کی کہ کاش یہ میت میری ہوتی اور حضور ﷺ یہ دعا میرے لئے فرماتے۔

سوال: اس سے وہی دعاء مراد ہے جو نمازِ جنازہ میں پڑھی جاتی ہے۔

جواب: اگر جنازہ کے اندر یہ دعا تھی تو آخر الزمان ﷺ نے جہراً پڑھی تھی۔ جس کو حضرت عوف نے یاد کر لیا، یاد تو وہی چیز ہو سکتی ہے جس کو پڑھنے والا جہراً پڑھے اور دوسرا اُس کو سن کر یاد کر لے، جنازہ میں تو دعا جہراً پڑھی ہی نہیں جاتی۔ تو یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ حضور ﷺ نے جنازہ کے بعد یہ دعا فرمائی اور جہراً پڑھی جسکو حضرت عوف بن مالک نے یاد فرمالیا، دوسری بات یہ ہے کہ جنازہ میں ہر شخص خود بھی تو دعا پڑھتا ہے۔ اگر جنازہ میں تھی تو کیا حضرت عوف اپنی دعا چھوڑ کر یہ تمنا کر رہے تھے کہ کاش یہ میت میری ہوتی، تو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا جنازہ کے بعد پڑھی اور حضرت عوف نے سن کر یاد کر لیا اور تمنا فرمائی کہ کاش یہ میت میری ہوتی۔

حدیث نمبر۶: فتح القدیر ، کتاب الجنائز ، فصل صلوٰۃ الجنازہ میں ہے کہ حضور ﷺ ایک دفعہ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اور دور دراز ہونے والی جنگِ موتہ کی خبر دینی شروع کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگ کی شدت کے اثرات دیکھ کر کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ صفیں سیدھی کرو، صفیں سیدھی ہوئیں اور "فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَدَعَا لَهُ" پس حضور ﷺ نے اس پہ نماز جنازہ پڑھی اور اُس کے لئے دعاءِ مغفرت فرمائی۔ جنازہ پڑھنے کے بعد صرف آپ نے دعا نہ مانگی بلکہ آگے حدیث پاک میں الفاظ ہیں: "وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لَهُ"[12] اور حضور ﷺ نے فرمایا: (اے میرے صحابہ) تم بھی اس کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ (کذا فی مواھب اللدنیا)

---

[11] (مشكاة المصابيح، كتاب الجنائز، باب غسل الميت وتكفينه، الفصل الأول، 1/ 522، الحديث 1655-(10)، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

[12] (فتح القدير للكمال بن الهمام، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل في الصلاة على الميت، 117، شركة مكتبة ومطبعة مصفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الأولى، 1389 هـ - 1970 م)

حدیث نمبر۷: سرکارِ عالم ﷺ نے فرمایا:

" أَطْلُبوا الخَيْرَ دَهْرَكم كُلَّهُ وتَعَرَّضُوا لِنَفَحاتِ رَحْمَةِ اللهِ فإِنَّ للهِ نَفَحاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ يُصِيبُ بِها مَنْ يشاءُ مِنْ عِبادِهِ "[13] (ابن ابی الدنیا)

یعنی ہر وقت ہر گھڑی عمر بھر خیر مانگے جااور تجلیاتِ رحمتِ الٰہی کی تلاش رکھو، کہ اللہ عزوجل کے لئے اس کی رحمت کی کچھ تجلیاں ہیں کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے۔

حدیث نمبر۸: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الآخِرُ، وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.[14] (مشکوۃ، جلد نمبر۱، صفحہ ۸۹)

یعنی حضرت ابی امامہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے پچھلے حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

فائدہ: واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ ہر فرض نماز کے بعد کا وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہے اور نمازِ جنازہ بھی فرض نماز میں شمار ہوتی ہے، تو یہ بات اَظہر مِنَ الشّمس (بالکل واضح) ہوئی کہ جنازہ کے بعد کا وقت دعا کی قرات کا وقت ہے، لہذا اس وقت دعا مانگنا چاہیے۔

معمولاتِ صحابہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازے پر، جنازہ ہو چکنے کے بعد پہنچے، تو فرمایا:

"إِنْ سَبَقْتُمُونِي بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالدُّعَاءِ لَهُ."[15] (مبسوط سرخسی، ص۶۷، ج۲)

یعنی اگر تم نے مجھ سے پہلے نمازِ جنازہ پڑھ لی ہے، تو دعا مانگنے میں مجھ سے پہل نہ کرو۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رجوان اللہ علیہم اجمعین بھی اُسی طریقہ کو اپناتے تھے اپناتے تھے جو حضور اکرم کا تھا، اور دعا مانگتے تھے۔

نوٹ: صرف بطورِ نمونہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا عرض کیا ہے۔ مزید حوالہ جات فقیر کے رسالہ "نمازِ جنازہ کے بعد دعاء کا ثبوت" پڑھیے۔

خاتمہ

نمازِ جنازہ کے بعد دعاء کی تصریحات نہ بھی ہوتیں، تب بھی دعا ایک ایسی عبادت ہے کہ انسان کو دنیا و آخرت میں اِکسیر (دوا) کا کام دیتی ہے یہ اپنے لئے مانگی جائے یا دوسروں کے لئے، زندوں کے لیے ہو یا مردوں کے لیے، حبیبِ خدا ﷺ سے اُس کے بیشمار فضائل و فوائد منقول ہیں۔ چند ایک حاضر ہیں:۔

حدیث نمبر۱: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا: "أَكْثِرُوا مِنَ الدُّعَاءِ فَإِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ." أبو الشيخ أنس[16]

(جامع صغیر، ص۵۴، ۱۲)

---

13) (فيض القدير شرح الجامع الصغير، حرف الهمزة، 1/ 541، الحديث 1108، دار المعرفة)

14) (مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، الفصل الثاني، 1/ 305، الحديث 968-(10)، المكتب الإسلامي – بيروت،الطبعة: الثالثة، 1985م)

15) (المبسوط للسرخسي، كتاب الصلاة، باب غسل الميت، 2/ 67، مطبعة السعادة – مصر)

16) (فيض القدير شرح الجامع الصغير، حرف الهمزة، 2/ 83، الحديث 1390، دار المعرفة)

یعنی کثرت کے ساتھ دعامانگ کہ دعاقضائے مُبرم کوٹال دیتی ہے۔

یہاں فرمایا گیا ہے کہ "رب العالمین سے کثرت سے دعامانگو" اِس میں دونوں احتمالات ہیں، اولاً یہ کہ ہر وقت خدا تعالی سے دعامانگو، ثانیاً یہ کہ بار بار دعامانگو۔ وہ ذات ایسی ہے کہ اُس سے جتنی مرتبہ مانگا جائے اتنی زیادہ عطا فرماتا ہے۔ بخلاف دعا کے لوگوں کے کہ وہ بار بار مانگنے پہ تنگ ہو جاتے ہیں، لیکن وہ کریم بار بار مانگنے پر زیادہ عطا فرماتا ہے۔ یہاں پہ تین دفعہ مانگنے کی اجازت مل گئی۔

نیز حضرت عبد اللہ ابن سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت فرمایا ہے: " كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا"[17] (جامع صغیر، ج۲، ص ۱۱۹)

یعنی حضور علیہ الصلواۃ والسلام کو تین دفعہ عامانگنا پسند تھا۔ لہذا تین دفعہ مانگنا پسندیدہ کام ہے۔

حدیث نمبر: ۲ محبوبِ رب العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ صَلَّى صَلَاةً فَرِيضَةً فَلَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ" عن العرباض[18] (جامع صغیر)

یعنی جو فرض نماز پڑھے، اُس کی دعاء قبول ہوتی ہے۔

ہر فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ تخصیص نہیں ہے کہ صرف فرضِ عین ہو۔ بلکہ مطلق ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے فرضِ عین ہو یا فرضِ کفایہ۔ ہر فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا وہ نمازِ جنازہ کے بعد کا وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہے، لہذا میت کے لئے دعا مانگی جاتی ہے، تاکہ قبول ہو اور میت کی مغفرت ہو۔

حدیث نمبر ۳: رسول اللہ ﷺ فرمایا: " تَدْعُونَ اللهَ فِي لَيْلِكُمْ وَنَهَارِكُمْ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ سِلاحُ المُؤْمِنِ. "[19] (مسند ابی یعلی عن جابر بن عبد اللہ)

یعنی دن رات اللہ تعالی سے دعامانگتے رہو کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

یہاں بھی ہر وقت دعامانگنے کی اجازت دی گئی ہے کہ رات دن اللہ تعالیٰ سے دعامانگتے رہو۔

حدیث نمبر ۴: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ، فَإِنَّهُ يَسْأَلُ رَبَّهُ. "[20]

(ابن حبان في صحيحه والطبراني في الاوسط عن ام المومنين الصديقة رضی اللہ تعالی عنہا بسند صحیح)

یعنی جب تم میں سے کوئی شخص دعامانگے تو دعا میں کثرت کرے کہ اپنے رب ہی سے سوال کر رہا ہے۔

یہ حدیث سوال و مسئول (جس کا سوال کیا گیا) دونوں میں تکثیر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مسئول میں یوں کہ بہت کچھ مانگے، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے۔ سوال میں یوں کہ بار بار مانگے کہ آخر ربِّ کریم سے مانگ رہا ہے وہ تکثیرِ سوال (زیادہ مانگنے) سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کے کہ وہ بار بار

---

17) (فيض القدير شرح الجامع الصغير، باب كان وهي الشمائل الشريفة، 5/ 230، الحديث 7096، دار المعرفة)

18) (فيض القدير شرح الجامع الصغير، حرف الميم، 6/ 171، الحديث 8818، دار المعرفة)

19) (مسند أبي يعلى، مسند جابر بن عبد الله – رضى الله عنه –، 3/ 308، الحديث 1812، دار الحديث – القاهرة، الطبعة: الأولى، 1434 هـ – 2013 م)

20)(صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق باب الأدعية، ذكر استحباب الإكثار في السؤال ربه جل وعلا في دعائه وترك الاقتصار على القليل منه، 3/ 172، الحديث 889، مؤسسة الرسالة، 1414هـ/ 1993م)

(المعجم الأوسط للطبراني، باب الألف ، من اسمه أحمد، أحمد بن زهير التستري، 3/ 35، الحديث 2261، مكتبة المعارف، 1405هـ/ 1985م)

مانگنے سے جھنجھلا جاتا ہے۔ اور زیادہ مانگنے سے بھی غصہ میں آجاتا ہے۔ لہذا اس ذات پاک سے جتنا مانگے جو کچھ مانگے، جتنی مرتبہ مانگے، جس وقت مانگے وہ رب کریم عطا فرماتا ہے۔

انتباہ!

دراصل یہ دعا بعد نماز جنازہ ایک طرف کی تعزیت ہے۔ میزانِ کبریٰ مُصنّفہ امام شعرانی میں ہے:

"قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ: إِنَّ التَّعْزِيَةَ سُنَّةٌ قَبْلَ الدَّفْنِ لَا بَعْدَهُ، وَبِهِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: أَنَّ شِدَّةَ الْحُزْنِ إِنَّمَا تَكُونُ قَبْلَ الدَّفْنِ."[21]

یعنی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ تعزیت کرنا دفن سے پہلے سنت ہے، نہ کہ بعد اسی طرح امام ثوری رضی اللہ عنہ نے کیونکہ زیادتی رنج دفن سے پہلے ہوتی ہے۔

پس اسکے لئے تعزیت و دعا کرے۔ دعاء بعد نماز جنازہ کی تفصیلی تحقیق رسالہ "نماز جنازہ کے بعد دعاء" کا مطالعہ کیجئے۔

فقط والسلام

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۳ رجب ۱۴۱۱ھ

[21])(الميزان الكبرى الشعرانية، كتاب الجنائز،1/ 270، دار الكتب العلمية، 2018م)